www.alkalam.pk

نیت کا پھل

شازیہ نور

جنگل میں اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔ بادشاہ قرطوس گھوڑے سے گر کر زخمی ہو چکا تھا۔ ایک شاخ توڑ کر وہ بطور لاٹھی کے اسے استعمال کر رہا تھا۔ جنگل گھنا ہونے کی وجہ سے اسے صحیح سمت کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا، اور عجیب عجیب سے خدشات اس کے دل میں جنم لے رہے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ معلوم نہیں وہ اب زندہ اس جنگل سے نکل بھی پائے گا یا نہیں۔ اس کے ساتھ آنے والے محافظ بھی اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر واپس جا چکے تھے۔ کل صبح ہی کی تو بات تھی جب وہ بڑے سکون و آرام سے اپنے محل میں تخت پر بیٹھا تھا۔ اس وقت وہ لوگوں کے مسائل سنا کرتا تھا۔ آج کچھ ایسا اتفاق ہوا تھا کہ کوئی بھی سوالی اس کے دروازے پر حاضر نہیں ہوا تھا۔ قرطوس کا خیال تھا کہ شاید آج کوئی بھی سوالی نہیں آئے گا کہ اتنے میں اس کے محل کے باہر لگی گھنٹی بجنے لگی۔ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ سوالی آ گیا ہے۔ قرطوس نے اپنے درباری کو اشارہ کیا۔ درباری نے تھوڑا سا سر جھکایا اور اعلان کیا:

''فریادی حاضر ہو۔'' ذرا ہی دیر میں ایک ادھیڑ عمر مفلوک الحال شخص دربار میں داخل ہوا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''مسئلہ بیان کرو''۔ بادشاہ قرطوس نے رعب دار آواز میں کہا۔

''عالی جاہ! میں ایک مسافر ہوں، ایک قافلے کے ساتھ آپ کے شہر میں آیا تھا۔ یہاں آ کر

میری قیمتی اشرفیوں کی تھیلی کہیں گر گئی۔ میں نے ہر چند تلاش کی مگر ناکام رہا۔اسی طرح ناکام ونامراد پھرتے مجھے چار دن گزر گئے ہیں۔ میں اپنی بیوی سے کہہ کر آیا تھا کہ سات دن بعد واپس آجاؤں گا اور میرے شہر کا یہاں سے فاصلہ دو دن کی مسافت پر ہے۔حضور والا اگر میں کل تک یہاں سے روانہ نہ ہوا تو وقت پر نہیں پہنچ پاؤں گا اور میری بیوی پریشان ہوگی۔کوئی قافلے والا مجھے اپنے ساتھ لے جانے کو تیار نہیں۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میری واپسی کا بندوبست کیا جائے اور میری تھیلی کی تلاش کا حکم جاری فرمایا جائے۔"

قرطوس بادشاہ نے کچھ دیر معاملے پر غور کیا اور پھر حکم جاری کر دیا:

"فریادی کی تھیلی تلاش کی جائے اور جب تک یہ تھیلی نہیں مل جاتی، سائل کے لیے بطور مہمان رہائش اور کھانے پینے کا بندوبست کر دیا جائے۔"

"لل! لیکن! حضور! میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہوگی۔ میرے بچے میری راہ تک رہے ہوں گے۔اگر میں نہ پہنچا تو وہ لوگ بہت پریشان ہوں گے۔"

"حکم کی تکمیل ہو۔" بادشاہ نے یہ کہہ کر بحث کا راستہ بند کر دیا۔

سائل کا چہرہ لٹک گیا اور وہ بڑبڑایا: "لگتا ہے، حضور کسی کے بچھڑنے کی تکلیف کو نہیں جانتے۔" بادشاہ نے یہ الفاظ سنے اور محفل برخاست کر دی۔اس واقعے کے دوسرے روز ہی بادشاہ نے شکار کا ارادہ کیا اور اپنے چند محافظوں کے ساتھ تیز رفتار گھوڑوں پر جنگل میں آگیا۔ اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ جنگل میں پہنچتے ہی آندھی چلنا شروع ہوگئی اور آندھی نے طوفان کی شکل اختیار کر لی۔آسمان گھٹا ٹوپ بادلوں سے ڈھک گیا۔اس صورت حال سے گھوڑے بدک گئے اور

بادشاہ قرطوس اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ اس کا گھوڑا پہلے تو سرپٹ بھاگتا رہا، پھر اس نے جھاڑیوں سے بچنے کے لیے چھلانگ لگائی تو بادشاہ اُس پر سے گر پڑا اور اس کے گھٹنے میں چوٹ آ گئی۔ اب اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ گھوڑے کو پکڑ پاتا۔ گھوڑا اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ کافی دیر بعد طوفان میں کمی آئی اور بادشاہ نے اٹھنے کی کوشش کی تو اسے سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ اس نے قریبی درخت سے ایک شاخ توڑی اور اس کے سہارے سے ادھر اُدھر پھر کر راستہ تلاش کرتا رہا۔ یونہی پھرتے پھرتے اسے سارا دن گزر گیا۔ بالآخر اسے دور آگ جلتی نظر آئی اور وہ آہستہ آہستہ چلتا وہاں پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا وہاں ایک جھونپڑی تھی اور ساتھ ہی ایک چھپر سا بنا تھا۔ اس کے نیچے گائے بندھی تھی۔

بادشاہ نے آواز لگائی۔ ’’کوئی ہے؟‘‘ اس کی آواز سن کر جھونپڑے سے ایک بوڑھا آدمی باہر آیا جو بوڑھا ہونے کے باوجود بہت مضبوط اعصاب کا مالک نظر آ رہا تھا۔ وہ بولا: ’’کون ہے؟‘‘

بادشاہ لاٹھی ٹیکتا ہوا اس کے قریب ہو گیا۔

’’بھائی میں مسافر ہوں، راستہ بھٹک گیا ہوں اور زخمی بھی ہوں‘‘۔

’’آؤ! آؤ، اندر آ جاؤ۔‘‘ بوڑھے نے بادشاہ کا ہاتھ تھام لیا اور اندر لے گیا۔ پہلے اس نے بادشاہ کو پانی پلایا اور پھر اس کی مرہم پٹی کر دی۔ جھونپڑے میں ایک بڑھیا اور اس کا ایک بیٹا اور بیٹی بھی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھے کا بیٹا اٹھا اور گائے کا دودھ دوہنے چلا گیا۔ دودھ کے برتن بھر بھر کر وہ جھونپڑی میں لاتا رہا۔ گھر کے سب افراد نے پیٹ بھر کر دودھ پیا اور بادشاہ کو بھی پلایا، پھر بھی دودھ وافر مقدار میں بچا رہا۔ بادشاہ نے یہ سب دیکھ کر دل میں سوچا: ’’اب میں

واپس جا کر اس گائے پر ٹیکس لگا دوں گا، یہ تو بہت سارا دودھ دیتی ہے۔'' صبح اسی دودھ سے بڑھیا نے کھیر بنائی اور پیالوں میں جما دی۔ وہاں سارا دن بادشاہ جھونپڑی میں بڑے آرام سے رہا۔ آج پھر رات کو حسب معمول بوڑھے کا بیٹا اٹھا اور سارے برتن لے کر دودھ دوہنے چلا گیا، مگر ذرا ہی دیر میں پریشان اور اداس چہرہ لیے واپس آ گیا اور بولا: ''اماں آج تو گائے نے بہت تھوڑا دودھ دیا ہے۔''

''اوہ! ہو! لگتا ہے بادشاہ رعایا کے ساتھ غلط سلوک کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔'' بڑھیا نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

بادشاہ یہ ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں بڑا حیران ہوا۔ اس نے بدسلوکی کی بجائے انصاف اور حسنِ سلوک کا فیصلہ کر لیا۔ آخر تیسرا دن شروع ہو گیا۔ بادشاہ کو اب اپنے بیوی بچے اور محل بہت یاد آرہے تھے۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ کسی طرح اڑ کر واپس محل میں پہنچ جائے مگر وہ سارا دن بھی اسے جھونپڑے میں گزارنا پڑا۔ اس رات کو جب لڑکا دودھ دوہنے کے لیے گیا تو گائے نے خوب دودھ دیا۔ وہ خوشی سے بولا: ''اماں! اماں! آج پھر سے گائے نے ڈھیر سارا دودھ دیا ہے۔''

''آہا! لگتا ہے بادشاہ اپنے برے ارادے سے پھر گیا ہے۔'' بڑھیا خوش ہو کر بولی۔ اس رات بادشاہ کے سپاہی اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں آ پہنچے۔ بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اس نے سپاہیوں سے کہا کہ اس گھر کے مکینوں کو بھی ساتھ لے چلو۔ بے چارے بوڑھا، بوڑھی اور دونوں بچے یہ جان کر بہت فکر مند ہوئے کہ ان کے جھونپڑے میں تین دن رہنے والا کوئی اور

نہیں بلکہ ان کا بادشاہ تھا۔

محل پہنچ کر بادشاہ نے ان گائے والوں کو بہت سا انعام واکرام دیا اور بڑھیا سے پوچھا: ''اماں آپ نے کیسے جان لیا تھا کہ بادشاہ کا ارادہ کیا ہے؟'' تو بڑھیا بولی: ''ہمیں اس مکان میں رہتے مدتیں گزر گئی ہیں۔ جب ہمارا بادشاہ ہمارے ساتھ عدل وانصاف کرتا ہے تو ہماری زمین سرسبز ہوجاتی ہے اور ہمیں نفع ہوتا ہے، اور جب بادشاہ برا ارادہ کرتا ہے یا ظلم کرتا ہے تو ہماری زندگی تنگ ہوجاتی ہے اور منافع ختم ہوجاتا ہے۔''

بادشاہ نے جو یہ سنا تو دل میں بڑا شرمندہ ہوا اور آئندہ ہر معاملے میں انصاف اور ہمدردی کا فیصلہ کرلیا۔ اسی وقت وہ مسافر یاد آگیا جس کے واپس جانے پر اس نے پابندی لگادی تھی۔ بادشاہ نے فوراً مسافر کو بلایا، اسے بھی اس کی گمشدہ تھیلی کے برابر اشرفیاں دیں، اس کے سواری کا بندوبست بھی کردیا اور بولا: ''ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ اپنوں سے بچھڑنے پر کتنا غم ہوتا ہے۔ تم صبح ہی قافلے کے ساتھ روانہ ہوجاؤ، تمہارے بیوی بچے منتظر ہوں گے۔'' مسافر خوشی سے پھولا نہیں سمارہا تھا اور پورے دربار میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ (بشکریہ: روزنامہ جسارت)

(Jasarat Magazine, October 14, 2012)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]